www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

"بس اسلامی کلمے کا مقصد یہ تھا اور ہے کہ کہیں مسلمان بھی امم سابقہ کی طرح اپنے نبی کو معبود نہ بنالیں۔ یہ گویا توحید خالص کا اعلان ہے۔ اس کا پڑھنے والا اعلان کرتا ہے کہ آج سے میں کسی غیر اللہ کی عبادت نہیں کروں گا۔ وہ علی الاعلان شہادت دیتا ہے کہ خدا کے علاوہ دنیا میں کوئی بڑی سے بڑی ہستی بھی لائق عبادت نہیں اور محمد اس کے رسول ہیں۔"

دوسرے باب میں زیادہ تر عیسائی حضرات کے مضامین سے اقتباسات ہیں۔ یہ اقتباسات معروف اور نامور شخصیات کے مضامین سے لیے گئے ہیں اور بعض لحاظ سے ان کی افادیت پہلے باب کے مضامین سے زیادہ ہے۔

تیسرے باب کا عنوان "عقیدت کے موتی" ہے۔ اس باب میں غیر مسلم شعراء کا نعتیہ کلام ہے۔ اگر شاعر کا نام نہ دیا جائے تو یہ اندازہ کرنا مشکل ہے کہ یہ اشعار کسی غیر مسلم کے ہو سکتے ہیں۔ چند ایک شعر ملاحظہ ہوں:

؎ آدمیت کا غرض ساماں مہیا کر دیا — اک عرب نے آدمی کا بول بالا کر دیا (ہری چند اختر)

؎ لطفِ خدائے پاک شفاعت کے بھیس میں — فیضِ عمیم کا وہ اشارہ نہیں تو ہو (عرش ملسیانی)

؎ سلام اس پر جلائی شمع عرفاں جس نے سینوں میں — کیا حق کے لیے بیتاب سجدوں کو جبینوں میں (جگن ناتھ آزاد)

اغیار میں صرف ہندو، عیسائی اور چند سکھ دانشوروں کو ہی شامل کیا گیا ہے اور وہ بھی موجودہ صدی کے حالانکہ ورقہ بن نوفل، ابوسفیان (قبول اسلام سے قبل) اور ابوجہل اور اس کے بعد مختلف ادوار کے دوسرے لوگوں کی آراء تلاش کر کے کتاب کو زیادہ وقیع اور مفید بنایا جا سکتا تھا۔ اسی طرح یہودی اور عیسائی حضرات کے آسمانی کتب سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق حوالہ جات کا الگ باب باندھا جا سکتا تھا۔

مرتب نے مختلف کتب اور رسائل سے سرورِ کونین کے متعلق مضامین اور اقتباسات کو جمع کر دیا ہے حالانکہ مرتب کی ذمہ داری اس سے کچھ زیادہ ہوتی ہے۔ مثلاً جن اصحاب کے رشحاتِ قلم کو منتخب کیا گیا ہے، ان کا مختصر تعارف اور علمی یا سیاسی مقام، جن کتب یا رسائل سے مواد حاصل کیا گیا ہے ان کا حوالہ وغیرہ۔

یہ مضامین بہرحال غیر مسلموں کے ہیں۔ لہٰذا بعض مقامات پر زبان و بیان کے لحاظ سے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے ایسے مقامات پر نوٹ یا توضیح کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر

© rasailojaraid.com
مکتبہ دلائل و براہین سے بغیر منوع و منظور شدہ کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

رسول اکرمؐ کے متعلق محمد صاحب گراں گزرتا ہے۔ سرورِ کونین بانیٔ اسلام نہیں ہیں حالانکہ ایک مضمون کا عنوان ہی یہی ہے۔ "پیغمبر اسلام کی شادیاں" بڑا نازک موضوع ہے۔ اس سلسلہ میں کچھ فٹ نوٹس دیے گئے ہیں لیکن یہ صراحت موجود نہیں کہ یہ نوٹس "سرورِ کونین، اغیار کی نظر میں" کے مرتب کے ہیں یا اس مرتب کے جہاں سے یہ مضمون لیا گیا ہے۔ محض ایک جگہ (رضوی) کا حوالہ دیا گیا ہے۔

"روح اللہ"، "حضرت ابراہیمؑ"، "اسمٰعیل"، "موسیٰ"، "عیسیٰ" جیسے جلیل القدر انبیاء علیہم السلام کے اسمائے گرامی پر رضؓ لکھا گیا ہے اور کئی مقامات پر اس غلطی کا اعادہ ہے۔ معلوم نہیں یہ کاتب صاحب سے غلطی ہوئی ہے یا صاحبِ مضمون سے، بہرحال افسوسناک ہے۔

کتابت کی بعض دوسری غلطیوں کے علاوہ جو چیز خاص طور پر کھٹکتی ہے۔ وہ غیر یکسانیت ہے۔ بعض جگہ موٹا قلم استعمال کیا گیا ہے اور بعض جگہ باریک۔ بعض جگہ کتابت گنجان ہے اور بعض جگہ کھلی۔ اس سے کتاب کا حسن متاثر ہوا ہے۔

اس دور میں جبکہ برطانیہ کی نوجوان نسل ہندو مت (خواہ اس کے وجوہ کچھ بھی ہوں) اختیار کر رہی ہے اس کتاب کا انگریزی ترجمہ اشاعتِ اسلام کے لیے نہایت اہمیت رکھتا ہے۔ کاش اس طرف خود کتاب کے مرتب یا دوسرے اصحاب توجہ دے سکیں۔

خود ہماری نوجوان نسل کے لیے اس کتاب کا مطالعہ انتہائی ناگزیر ہے کیونکہ اس کے مطالعہ سے اسے اندازہ ہو سکے گا کہ کیا اسلام کے متعلق خود اس کی اپنی معلومات اتنی ہیں جتنی کہ اس قوم کے دانشوروں کی کہ جن کے ساتھ لڑنا ہم جہاد سمجھتے ہیں؟

کتاب گٹ اپ کے لحاظ سے دیدہ زیب ہے۔ عمدہ سفید کاغذ، سہ رنگا جاذب نظر ٹائیٹل، بہترین طباعت۔ غرض کہ اپنے ظاہری حسن اور معنوی حسن کے لحاظ سے یہ ایک قابلِ قدر کتاب ہے

گوجرانوالہ میں "محدث" کا تازہ شمارہ!

سکول بک ڈپو اُردو بازار سے حاصل کریں

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

كشف الستر عما ورد في السفر الى القبر

فضيلة الشيخ حماد بن محمد الانصاري الجامعة الاسلامية بالمدينة المنورة .

الحمد لله رب العالمين ، والصلاة والسلام على نبينا محمد و آله وصحبه أجمعين . وبعد فقد ورد إلى سؤال ، صورته : وقع بين شخصين نزاع ، هل يجوز لشخص أن ينوى السفر لمجرد زيارة قبر النبى صلى الله عليه وسلم دون المسجد ؟ أفتونا ، والله يحفظكم . (والجواب) أن زيارة القبر كان منهيا منعما فى أول الاسلام لقرب الناس آنذاك من عبادة الأصنام ثم نسخ ذلك بقوله صلى الله عليه وسلم : (كنت نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها فانها تذكركم الآخرة .) وأبيحت الزيارة للرجال دون النساء و بقيت فى حق النساء محرمة إلى يوم القيامة لحديث ابن عباس رض عند أبى داود والترمذى وغيرهما (لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم زائرات القبور . . . الحديث .)(١) كما أن شد الرحل إلى قبر مخصوص محرم لحديث أبى هريرة فى الصحيحين (لاتشد الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد . . . . الحديث .) وفى هذا الحديث الأخير مشروعية شد الرحل إلى أحد المساجد الثلاثة ــ المسجد الحرام والمسجد النبوى والمسجد الأقصى . وأما ماسوى هذه المساجد الثلاثة فقد دل هذا الحديث الصحيح على أنه لايجوز شد الرحل إليه بمجرده . وذلك إذا كان يقصد الزائر مجرد زيارة قبر النبى صلى الله عليه وسلم دون المسجد . وأما إذا قصد المسجد ثم زار القبر الشريف فبهذا مشروع مما تقدم من مشروعية

(١) حديث صحيح من طريق أبى صالح عن ابن عباس و أبو صالح هذا قيل باذام مولى أم هانىء وقيل ميزان البصرى فعلى كل من القولين فالحديث صحيح لان باذام إذا روى عنه محمد بن جحادة فحديثه صحيح و هذه الرواية من روايته عنه بخلاف ما إذا روى عنه الكلبى وأمثاله . وأما على القول بأن أبا صالح هذا هو ميزان البصرى فلا خلاف فى صحة هذه الرواية .

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

زيارة القبور للرجال . ولم يرد عن النبى صلى الله عليه وسلم نص صحيح فى جواز شد الرحال إلى قبر مخصوص سواء كان قبره صلى الله عليه وسلم أو قبر غيره فمن ثم لم ينقل عن أحد من أصحابه رضى الله عنهم ولا عن أحد من التابعين لهم باحسان أنه شد رحلا لمجرد قصد زيارة قبره صلى الله عليه وسلم ولا بمجرد زيارة قبر غيره .

عن عائشة رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم (من عمل عملا ليس عليه أمرنا فهورد .)[1] فالخير فى إتباع السلف والشر فى ابتداع الخلف . وهذا وقد استدل بعض المتأخرين ممن ينتمى إلى العلم على مشروعية مجرد قصد زيارة القبر الشريف أوغيره بأدلة إما موضوعة أو ضعيفة جدا لا تثبت بمثلها الأحكام الشرعية كما هو معلوم عند أهل التحقيق والمعرفة بالحديث أذكرها مع بيان بطلانها أو ضعفها بما قال أئمة الشان فأقول بعد الاستعانة بالله :

أدلة المجيزين لشد الرحل وعدم قابليتها للاستدلال بها على دعواهم أربعة عشر حديثا .

١ - (من زار قبرى وجبت له شفاعتى .) أخرجه أبو الشيخ وابن أبى الدنيا عن ابن عمر وهوفى صحيح ابن خزيمة وأشار إلى تضعيفه وقال: فى القلب من سنده شئ وأنا أبرأ إلى الله من عهدته . قلت : وفيه مجهولان (ا) عبدالله بن عمر العمرى قال أبو حاتم : مجهول . (ب) موسى بن هلال البصرى العبدى قال أبو حاتم : مجهول . وقال العقيلى : لايصح حديثه ولا يتابع عليه، يعنى هذا الحديث وقال الذهبى : وأنكروا ماعنده حديثه عن عبدالله بن عمر عن نافع عن ابن عمر فذكر هذا الحديث وفى رواية (من زار قبرى حلت له شفاعتى) .

٢ - (من حج فزار قبرى بعد وفاتى كان كمن زارنى فى حياتى .) أخرجه

١ - أو كما قال . رواه مسلم وغيره .

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

الطبرانی والبیہقی عن ابن عمر وفیه حفص بن سلیمان القاری قال ابن عدی : رمی بالکذب والوضع وقال الامام أحمد بن حنبل : متروك الحدیث وقال البخاری : ترکوه وقال ابن خراش : کذاب یضع الحدیث وذکر الذهبی هذا الحدیث من منکراته بما لفظه : وفی ترجمته فی کتاب الضعفاء للبخاری تعلیقا : ابن أبی القاضی حدثنا سعید بن منصور ثنا حفص بن سلیمان عن لیث عن مجاهد عن ابن عمر مرفوعا (من حج و زارنی بعد موتی . . . . الحدیث) .

۳ - (من زارنی بالمدینة محتسبا کنت له شهیدا أو شفیعا یوم القیامة.) أخرجه البیهقی عن أنس وفیه أبو المثنی سلیمان بن یزید الکعبی قال الذهبی : متروك وقال أبو حاتم : منکر الحدیث وقال ابن حبان : لایجوز الاحتجاج به .

٤ - (من حج ولم یزرنی فقد جفانی.) قال السخاوی فی المقاصد : لا یصح، أخرجه ابن عدی فی الکامل وابن حبان فی الضعفاء والدارقطنی فی العلل و غرائب مالك عن ابن عمر مرفوعا وقال الذهبی فی المیزان : بل هو موضوع .

٥ - (من زار قبری أو قال من زارنی کنت له شفیعا أو شهیدا و من مات بأحد الحرمین بعثه الله من الآمنین یوم القیامة .) أخرجه أبو داؤد الطیالسی فی مسنده عن عمر بن الخطاب وفیه مجهول وسنده کمایلی :

قال ابو داؤد : حدثنا سوار بن میمون ابو الجطرح العبدی قال حدثنا رجل من آل عمر عن عمر قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم. . . الحدیث .

٦ - (من زارنی بعد موتی فکأنما زارنی فی حیاتی ومن مات بأحد الحرمین بعث من الآمنین یوم القیامة .) أخرجه الدارقطنی فی سننه وابن عساکر

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

عن حاطب وفيه هارون بن قزعة أو ابن أبي قزعة ، قال البخاري : لايتابع على هذا الحديث وشيخ قزعة أيضا مجهول وقد ذكر الذهبي في الميزان حديث حاطب هذا و حديث عمر الذي قبله من منكرات قزعة بن أبي قزعة .

۷ - (من زارني وزار أبي إبراهيم في عام واحد دخل الجنة.) قال النووي في المجموع : حديث موضوع لا أصل له ولم يروه أحد من أهل العلم بالحديث .

۸ - (من جاءني زائرا لم تزعه حاجة إلا زيارتي كان حقا على أن أكون له شفيعا يوم القيامة .) أخرجه ابن النجار في الدرر الثمينة في تاريخ المدينة والدار قطني في سننه وفيه مسلمة بن سالم قال الذهبي في ديوان الضعفاء : فيه تجهم قال ابن عبدالهادي في الصارم : مجهول الحال لم يعرف بنقل العلم ولا يحل الاحتجاج بخبره هو شبيه موسى بن هلال العبدي المتقدم .

۹ - (من لم يزر قبري فقد جفاني .) رواه ابن النجار في تاريخ المدينة بلا سند بصيغة التمريض ولفظه وروى عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم . . . . الحديث .

قال ابن عبدالهادي : هذا الحديث من الموضوعات المكذوبة على علي بن أبي طالب قلت : وفي سنده النعمان بن شبل الباهلي كان متهما وقال ابن حبان : يأتي بالطامات ، ذكره الذهبي في الميزان وفي سنده ايضا محمد بن الفضل بن عطية المدني كذاب مشهور بالكذب ووضع الحديث ، قال الذهبي في الميزان : قال أحمد : حديثه حديث أهل الكذب وقال ابن معين : الفضل بن عطية ثقة وابنه محمد كذاب وقال الذهبي : مناكير هذا الرجل كثيرة لأنه صاحب حديث وقال ايضا : قال الفلاس : كذاب وقال البخاري : سكتوا عنه

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

رماه ابن أبي شيبة بالكذب وقدروى هذا الحديث عن على مرفوعا بسند فيه عبدالملك بن هارون بن عنترة وهو متهم بالكذب ووضع الحديث قال يحى : كذاب وقال أبو حاتم : متروك ذاهب الحديث وقال السعدى : كذاب وقال الذهبى : واتهم بوضع حديث (من صام يوما من أيام البيض عدل عشرة آلاف سنة) ولهذ الكذاب أعنى عبدالملك بن أبي عمرو له بلايا كثيرة تراجع فى الميزان الذهبى .

۱۰ - (من أتى المدينة زارنى وجبت له شفاعتى . . . . الحديث .) أخرجه يحيى الحسينى عن بكير بن عبدالله مرفوعا وقال ابن عبدالهادى : هذا حديث باطل لاأصل له مع أنه ليس فيه دليل على محل النزاع وهو السفر إلى القبر .

۱۱ - (من لم تمكنه زيارتى فليزر قبر إبراهيم الخليل .) قال ابن عبدالهادى : هذا من الأحاديث المكذوبة والأخبار الموضوعة و أدنى من يعد من طلبة العلم يعلم أنه حديث موضوع وخبر مفتعل مصنوع وذكر مثل هذا الكذب من غير بيان لحاله كبير بمن ينتسب الى العلم .

۱۲ - (من حج حجة الاسلام وزار قبرى وغزا غزوة و صلى على فى بيت المقدس لم يسأله الله فيما افترض عليه.) رواه أبو الفتاح الأزدى فى الجزء الثانى من فوائده إلى عبدالله بن أبي سهل المصيص عن الحسن بن عثمان الزيادى ، قال الذهبى حديث بدر عن الحسن بن عثمان الزيادى باطل يعنى هذا الحديث وقد رواه عنه النعمان بن هارون هذا مع أن أبا الفتح الأزدى ضعيف . وقال ابن الجوزى : كان حافظا ولكن فى حديثه مناكير وكانوا يضعفونه وقال الخطيب : متهم بوضع الحديث ضعفه البرقانى وأهل الموصل لايعدونه شيئا .

۱۳ - (من زارنى حتى ينتهى إلى قبرى كنت له يوم القيامة شهيدا أو قال

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

شفيعا .) أخرجه العقيلى فى الضعفاء عن ابن عباس مرفوعا ومن طريقه أخرجه ابن عساكر، هذا حديث موضوع على ابن جريج قال ابن عبدالهادى : قد وقع تصحيف فى متنه واسناده . اما التصحيف فى متنه فقوله (من زارنى)من الزيارة وانما هو﴿من رآنى فى المنام كان كمن رآنى فى حياتى﴾ هكذا فى كتاب العقيلى فى نسخة ابن عساكر (من رآنى) من الرؤية فعلى هذا يكون معناه صحيحا لقوله صلى الله عليه وسلم من رآنى فى المنام فقد رآنى لأن الشيطان لا يتمثل بى وأما التصحيف فى سنده فقوله سعيد بن محمد الحضرمى والصواب شعيب بن محمد كما فى رواية ابن عساكر فعلى كل حال فهذا الحديث ليس بثابت سواء كان بلفظ الزيارة أوالرؤية لأن راويه فضالة بن سعيد بن ذهيل المزنى شيخ مجهول لا يعرف له ذكر إلا فى هذا الخبر الذى تفرد به ولم يتابع عليه وقال الذهبى : قال العقيلى : حديثه غير محفوظ حدثناه سعيد بن محمد الحضرمى حدثنا فضالة ثنا محمد بن يحيى عن ابن جريج عن عطاء عن ابن عباس مرفوعا (من زارنى فى مماتى كان كمن زارنى فى حياتى.) وقال الذهبى : هذا موضوع على ابن جريج .

١٤ - (ما من أحد من أمتى له سعة ثم لم يزرنى فليس له عذر.) أخرجه ابن النجار فى تاريخ المدينة عن أنس وفيه سمعان بن المهدى قال الذهبى : سمعان بن المهدى عن أنس بن مالك حيوان لا يعرف ، له نسخة مكذوبة رأيتها قبح الله من وضعها قال ابن حجر فى اللسان : وهذه النسخة من رواية محمد بن المقاتل الرازى عن جعفر بن هارون الواسطى عن سمعان فذكر النسخة وهى أكثر من ثلاث مائة حديث . قلت : هذه أربعة عشر حديثا يستدل بها القائلون على جواز شد الرحل إلى القبر وهذا جملة ما احتج به من أجاز شد الرحل إلى زيارة القبر الشريف

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ